۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ہے مابعد للعہ

سلسلۃ القدیم جلد ۵ — نمبر ۶ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۴۶

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان — رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ — آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۷ رمضان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ - نومبر ۱۹۰۶ء

ہر چہ گویم بانو گر آئی چہادر قادیان بینی — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ للعہ

معاونین درجہ اول جن کو ۵ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۵ر

معاونین درجہ دوم جنکو ۲ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی ہے غربا سے جنکی آمد ماہوار ۱۵ہو یا کم صرف ۲ عام قیمت مابعد للعہ

فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرار سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

لوکل ..... ۲ افریقہ ..... للعہ

منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیار سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہوجا وے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

مرکتبہ عاجز محمد حسین احمدی

نمبر ۴۶ | ۲۷- رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

تاریخی یسوع

پی ۔ او کیلی صاحب ڈی ۔ ڈی شہر شکاگو واقعہ ملک امریکہ کے اخبار لائٹ آف ٹرتھ مین تحریر فرماتے ہین ۔ کہ پادری ایبے لائے سسی صاحب نے جو فرقہ کیتھلک کے ایک پادری ہین ۔ اپنی ایک تصنیف مین مذہب عیسوی کے متعلق اور یسوع مسیح کے تاریخی حالات کے متعلق ایک عجیب کتاب تصنیف کی ہے ۔ پادری صاحب موصوف تحریر فرماتے ہین کہ بلحاظ عہدہ کے اور بلحاظ گرجہ کے ایک ممبر اور پادری ہونے کے مین اس بات کا اقرار کرتا ہون اور ایمان رکھتا ہون ۔ کہ یسوع مسیح خدا تھا اور خدا کا بیٹا تھا ۔ لیکن ان عقاید کے امور کو علیحدہ رکھ کر بلحاظ تاریخ دانی کے مین یقین رکھتا ہون ۔ کہ یسوع نے اپنی ساری عمر مین نہ اشارۃً نہ کنایۃً نہ اعتقاداً نہ عملاً ۔ کبھی یہ دعوے نہین کیا تھا کہ مین خدا ہون یا خدا کا بیٹا ہون ۔ یسوع کی زندگی محض ایک انسانی زندگی تھی اور اناجیل سے اور تاریخ سے کوئی ثبوت اس بات کا نہین ملتا کہ اس نے کبھی خدا کا دعوے کیا ہو ۔ پادری صاحب کی اس تحریر پر پوپ بہت ناراض ہوا ہے اور پادری صاحب کو کافر قرار دیا ہے ۔ لیکن تعلیم یافتہ گروہ کے درمیان پادری صاحب کے ساتھ بہت ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ پادری صاحب موصوف کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا گیا ہے ۔ خود اٹلی مین قریب ایک درجن کے ایسے پادری موجود ہین ۔ جن کے خیالات اس قسم کے ہین ۔ اور فرانس مین تو بہت سے لوگ ان خیالات کے پیرو موجود ہین ۔ پادری صاحب نے اس مسئلہ پر نہایت صفائی سے بحث کی ہے ۔ کہ یسوع کے متعلق معلومات کا ذخیرہ جو کچھ کہ ہمارے پاس موجود ہے ۔ وہ صرف اناجیل ہی ہین اور انجیل کوئی بھی یسوع کے زمانہ مین یا اس کے بعد قریب زمانہ مین لکھی نہین گئی تھی بلکہ جن لوگون کی طرف منسوب کی جاتی ہین وہ بھی دراصل ان کے مصنّف نہ تھے ۔ کوئی ڈیڑھ سو سال بعد مسیح لکھی گئی اور کئی دو سو بعد مسیح لکھی گئی ۔ پس ایسی مبہم کتابین کس طرح قابل اعتبار تاریخ کہلانے کا حق رکھ سکتی ہین ۔ تاریخ سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ یہی ہے ۔ کہ یسوع نے کبھی کوئی معجزہ نہین دکھایا تھا ۔ ہان بعد مین اُس پر ایمان لانے والون نے اپنے پاس سے معجزات بنا لئے ۔ جب تک یوحنا لوگون کو بپتسمہ دیتا تھا ۔ تب تک اور اُس کے بعد بھی یسوع کو کبھی خیال گمان نہ تھا کہ مین مسیح ہون ۔ ہان یوحنا کے مرنے پر یہ خیال اُسے پیدا ہونے لگا ۔ کہ مین مسیح ہون اور اس طرح رفتہ رفتہ وہ مسیح بن گیا ۔ اناجیل سے ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ یسوع نے اپنے مرنے سے پہلے یہ دعوے کیا تھا ۔ کہ مین جلد آسمانی سلطنت کے درمیان تمہارے ساتھ شامل ہو جاؤنگا آج ۱۹۰۰ سو سال اس بات کو گذرتے ہین اور یہ ظاہر ہے ۔ کہ یہ ایک بالکل غلط خیال تھا ۔ جس کی کوئی بنیاد نہ تھی ۔ زیادہ سے زیادہ جو کچھ یسوع کے متعلق ثابت ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک بڑھئی کا بیٹا تھا ۔ جس کی مان اُسے نیم پاگل سمجھتی تھی ۔ اس نے یوحنا سے بپتسمہ پا کر وعظ کرنا شروع کیا اور یہودیون کے واسطے رسول بنا ۔ لیکن اپنے کام مین سخت ناکام رہا اور اسی مین بیچارے نے جان بھی دیدی ۔

ایک صاحب لکھتے ہین ۔ کہ یسوع کی اگر کوئی پیش گوئی پوری ہوئی ہو تو وہ یہ تھی ۔ کہ مین دنیا مین صلح پھیلانے نہین آیا ۔ بلکہ جنگ کرانے آیا ہون ۔ کیونکہ جس قدر جنگ عیسائی اقوام نے کئے ہین ۔ کبھی کسی سے ظہور مین نہین آئے ۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۶	۶
½ "	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۶	۲⅛
½ "	۳۵	۱۸	۹	۴	۲
⅓ "	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
¼ "	۱۵	۷	۵	۲¼	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ز

۱ ۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے ۔ اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی بے فائدہ خط و کتابت سے طرفین کا ہرج ہے

۲ ۔ اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہین ۔

۳ ۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے واسطے زاید اجرت چارج ہوگی

۴ ۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا ۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا ۔

۵ ۔ اخبار صرف ان مشتہرون کو دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ ۵ روپیہ سے کم نہ ہو جو مشتہر اخبار لینا چاہین ۔ ان کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی ۔

۶ ۔ ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر فیصدی لیا جاویگا ۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے ۔

۷ ۔ یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے ۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاوے گا اور جو لوگ زاید نرخ نامنظور کرین گے ۔ اُن کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی ۔

۸ ۔ مینیجر کا اختیار ہوگا ۔ کہ جب چاہے کہ کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر
مسیح

۲۷ - رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

(غالباً) ۱۰ - نومبر ۱۹۰۶ء - رؤیا - دیکھا کہ مین ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور کسی طرف جا رہا ہوں جاتے ہوئے آگے بالکل تاریکی ہوگئی - تو مین واپس آگیا اور میرے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہین - واپس آتے ہوئے بھی راستہ مین گرد وغبار کے سبب بہت سی تاریکی ہوگئی اور گھوڑے کی باگ کو مین نے ٹٹول کر ہاتھ مین پکڑا ہے - چند قدم چلکر روشنی ہوگئی - آگے دیکھا کہ ایک بڑا چبوترہ ہے - اس پر اتر پڑا - وہان چند ایک لڑکے ہین - انہون نے شور مچایا کہ مولوی عبدالکریم آگئے - پھر مین نے دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم آرہے ہیں - اُن کے ساتھ مین نے مصافحہ کیا اور السلام علیکم کہا - مولوی صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی ہے اور کہا - کہ بشپ جو پادریون کا افسر ہے وہ بھی اِسی سے کام چلاتا ہے - وہ چیز اس طرح سے ہے - جیسا کہ خرگوش ہوتا ہے - بادامی رنگ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے - اس نالی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے - جس سے وہ قلم بغیر محنت کے باآسانی چلنے لگتا ہے - مین نے کہا کہ مین نے تو یہ قلم نہین منگوایا - مولویصاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوایا ہوگا مین نے کہا اچھا مین مولویصاحب کو دیدون گا - اِس کے بعد ار بیداری ہوگئی -

تعبیر - عورتون سے مراد کمزور لوگ ہوسکتے ہین اور خدا نے قرآن شریف مین امت کے نیک بندون کو بھی فرعون کی عورت اور مریم سے تشبیہ دی ہے اور قلم سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ مولوی محمد علی صاحب کے دل مین ایسی طاقت پیدا کر دے کہ وہ مخالفون کے رد مین اعلیٰ مضامین لکھین - واللہ اعلم بالصواب

۱۳ - نومبر ۱۹۰۶ء - **ما ننسخ من اٰیۃٍ او ننسہا نأت بخیر منہا او مثلہا - الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر** - اور گویا مین کسی کو کہتا ہون - **لا تحف ان اللہ معنا** - اور کشفی نظر مین ایک نواب میرے سامنے آیا اور ساتھ ہی یہ الہام ہوا - **ای سیف اپنا رخ پھیر لے** جسکی نسبت یہ تفہیم ہوئی - کہ اس کے بعض شرکا خاندان جو اس سے تنازع کرتے ہین ہین - کسی وقت اس پر غالب آجائینگے اور سیف سے مراد غلبہ ہے

چند روز کا الہام - **رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیاراً** +

+ کسی نشان کو ہم منسوخ نہیں کرتے یا فراموش نہیں کراتے مگر اس سے بہتر یا اس کی مانند لاتے ہیں - کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے

ڈائری

القول الطیّب

حالت زمانہ

۱۰ - نومبر ۱۹۰۶ء - ذکر تھا کہ ہر ایک شخص جو فی زمانہ بڑا بننا چاہتا ہے۔ یا شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اپنی عزت کے حصول کے ذرائع میں یہ ایک ضروری جزو قرار دیتا ہے کہ سلسلہ حقہ کے ساتھ کچھ نہ کچھ عداوت کا اظہار کرتا رہے۔ حضرت نے فرمایا۔ ان لوگوں کی مثال اُس پٹھان کی طرح ہے۔ جس کے متعلق رافضی کہا کرتے ہیں کہ اس کو کسی شیعہ نے کہا کہ سنی تو وہ ہوتا ہے جو حضرت علی کے ساتھ بمقدار جو بغض رکھتا ہو تو اس نے جواب دیا۔ کہ الحمد للہ من بمقدار خربوزہ دارم۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ جس کو دیکھو ہمارے ساتھ بڑھ چڑھ کر بغض رکھنے میں فخر کرتا ہے۔

دجال

فرمایا۔ حدیثوں سے ثابت ہے کہ دجال گرجے سے نکلے گا۔ وہ ایک ہزار برس تک دیر میں مقید تھا۔ اس کے بعد وہ دنیا میں نکلا۔ اور مسلمانوں کے برخلاف اپنی کوششوں کو شروع کیا۔ حدیثوں میں اس کا نام دجال آیا ہے۔ اور پہلی کتابوں میں اس کو اژدہا اور شیطان کرکے لکھا ہے۔ دراصل وہ ایک ہی ہے۔ اور گرجے سے نکلنے کے الفاظ صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ کون ہے۔ اور کہاں رہتا ہے اور اس کی کیا کرتوت ہے۔

فارسی الاصل

فرمایا۔ آنے والے مصلح اور مجدد کے مختلف نام پہلی کتابوں میں لکھے ہیں۔ مطلب ان سب کا ایک ہی ہے اور ایک ہی آدمی کی طرف سب اشارے ہیں۔ مسیح - مہدی - ایک فارسی الاصل شخص وغیرہ مگر سب سے زیادہ عظیم الشان کام جو اس کا ہے یعنے گمشدہ ایمان کا دوبارہ قایم کرنا اس کے لحاظ سے اس کو اسی امت کا ایک شخص فارسی الاصل کہہ کر بیان کیا گیا ہے۔ کہ اگر ایمان تمام جہان سے مفقود ہو کر ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا۔ تب بھی وہ اس کو واپس زمین پر قائم کر دے گا۔ دو قسم کے کام ہوتے ہیں۔ ایک دفع شر کے اور دوسرے جلب خیر کے اس جگہ جلب خیر کے کام کا ذکر کرتے ہوئے اُسے اس امت کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب

ریویو آف ریلیجنز کا ذکر تھا۔ ایک صاحب نے تعریف کی۔ کہ اس کے مضامین نہایت اعلےٰ ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ اس کے اڈیٹر مولوی محمد علی صاحب ایک لائق اور فاضل آدمی ہیں۔ ایم اے پاس ہیں۔ اور اس کے ساتھ دینی مناسبت رکھتے ہیں۔ ہمیشہ اول درجہ پر پاس ہوتے رہے ہیں اور ای اے سی میں ان کا نام درج تھا۔ مگر سب باتوں کو چھوڑ کر یہاں بیٹھ گئے۔ یہی سبب ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کی تحریر میں برکت ڈالی ہے۔

ترک دنیا

فرمایا۔ ترک دنیا کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان سب کام کاج چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کر لے۔ ہم اس بات سے منع نہیں کرتے۔ کہ ملازم اپنی ملازمت کرے اور تاجر اپنی تجارت میں مصروف رہے اور زمیندار اپنی کاشت کا انتظام کرے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ انسان کو ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ دست در کار و دل با یار۔ انسان خدا تعالیٰ کی رضامندی پر چلے۔ کسی معاملہ میں شریعت کے برخلاف کوئی کام نہ کرے۔ جب خدا مقدم ہو تو اسی میں انسان کی نجات ہے۔ دنیا داروں کو مداہنہ کی عادت بہت بڑھ گئی ہے جس مذہب والے سے ملے۔ اسی کی تعریف کر دی۔ خدا تعالیٰ اس سے راضی نہیں۔ صحابہ میں بعض بڑے دولتمند تھے اور دنیا کے تمام کاروبار کرتے تھے اور اسلام میں بہت سے بادشاہ گذرے ہیں۔ جو درویش سیرت تھے۔ تخت شاہی پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ لیکن دل ہر وقت خدا کے ساتھ ہوتا۔ مگر آج کل تو لوگوں کا یہ حال ہے۔ کہ جب دنیا کی طرف جھکتے ہیں۔ تو ایسے دنیا کے ہو جاتے ہیں۔ کہ دین پر ہنسی کرتے ہیں۔ نماز پر اعتراض کرتے ہیں اور وضو پر ہنسی اُڑاتے ہیں یہ لوگ ساری عمر تو دنیوی علوم کے پڑھنے میں گذار دیتے ہیں۔ اور پھر دین کے معاملات میں رائے زنی کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ انسان کسی مضمون میں عمیق اسرار تب ہی نکال سکتا ہے جب اس کو اس امر کی طرف زیادہ توجہ ہو۔ ان لوگوں کو دین کے متعلق مصالح معارف اور حقایق سے بالکل بے خبری ہے۔ دنیا کی زہریلی ہوا کا ان لوگوں کے دلوں پر زہرناک اثر ہے۔

انجام دنیا

فرمایا۔ دنیا کا انجام تو ظاہر ہے اور اس کا نتیجہ ہر روز ہمارے سامنے اپنی مثالیں پیش کرتا رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آج ایک شخص زندہ ہے اور کل فوت ہو جاتا ہے۔ طاعون کی موت کو دیکھو۔ کتنی جلدی آ جاتی ہے۔ آناً فاناً سینکڑوں مر جاتے ہیں گورنمنٹ نے بھی تجویزیں اور تدبیریں کیں مگر آج تک کچھ بن نہیں سکا۔ خدا کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ دنیا کبھی وفا نہیں کر سکتی۔ انسان ضرور مر جائے گا اور گھر تو قبر میں ہے۔ پس دنیا کے ساتھ دل لگانے سے کیا فایدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

ذات خدا

ایک ذات در پردہ ہے۔ جو اپنا وجود کو اپنے قہری نشانات کے ساتھ دنیا پر ظاہر کرتی ہے۔ تا کہ دنیا کو معلوم ہو اور ثابت ہو۔ کہ وہ موجود ہے۔ عقلمند آدمی اس کے نشانات سے اس کو پہچانتا ہے

سچا دین

فرمایا۔ عیسائیوں کا کیا دین ہے کہ ایک انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ہند میں تو اکثر عیسائی اس قسم کے ہیں۔ کہ اگر آج ان کی تنخواہ بند ہو جاوے۔ تو عیسائیت کو چھوڑ کر فوراً علیحدہ ہو بیٹھیں۔ دوسری طرف آریہ ہیں۔ کہ اُن کے نزدیک گناہ معاف ہی نہیں ہو سکتے۔ سُور اور کتے بلے ہی ہمیشہ بنتے چلے جاؤ۔ عیسائیوں نے توبہ رکھی تو ایسی کہ اخلاق انسانی کا ہی ستیاناس کر دیا۔ زنا کرو۔ چوری کرو خیانت کرو۔ جھوٹھ بولو۔ بس مسیح کفارہ ہو گئے چلو چھٹی ہوئی۔ آریہ کہتے ہیں۔ جب انسان گناہ کر چکا۔ تو ہزار پچھتائے۔ ہزار روئے۔ گناہ معاف ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک ادنےٰ مالک اپنے نوکر کو معاف کر سکتا ہے۔ پر خدا کی لغات میں معافی کا لفظ ہی نہیں۔ اسلام نے ان دونوں کے درمیان صحیح اور سچی راہ دکھائی ہے۔ کہ انسان جب دل سے پشیمان ہوتا اور اپنے ربّ کی طرف

جھکتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ اُسے خدا تعالے کی طرف سے نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اور ایک گدازو سوز محبت اس کے کاروبار میں اثر دکھاتی ہے۔ ذرہ ذرہ خدا تعالے کے تابع ہے۔ بغیر اس کی اطاعت کے ہرگز کچھ ہو نہیں سکتا۔ اب تو لوگ ہماری باتوں پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے کہنے سے تو نہیں سمجھتے۔ مگر زمانہ خود ان کو سمجھائیگا

طریق سلوک ایک شخص نے سوال کیا کہ یہ جو صوفیوں نے بنایا ہوا ہے۔ کہ توجہ کے واسطے اس طرح بیٹھنا چاہیے اور پھر اس طرح دل پر چوٹ لگانی چاہیئے اور ذکر ارہ اور دیگر اس قسم کی کتابیں کیا یہ جائز ہیں۔ فرمایا۔ یہ جائز نہیں ہیں۔ بلکہ سب بدعات ہیں۔ حسبنا کتاب اللہ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف کافی ہے۔ اللہ تعالے کی کتاب سلوک کے واسطے کافی ہے۔ جو باتیں اب ان لوگوں نے نکالی ہیں۔ یہ باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ میں ہرگز نہ تھیں۔ یہ صرف ان لوگوں کا اختراع ہے اور اس سے بچنا چاہیئے۔ ہاں ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ کونوا مع الصادقین۔ صادق کی صحبت میں رہو۔ تو خدا تعالے کے فضل سے بہت سے امور میں مشکلات آسان ہوجاتے ہیں۔ شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ بڑے خدا رسیدہ اور بڑے قبولیت والے انسان تھے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جس نے خدا کا راہ دیکھنا ہو۔ وہ قرآن شریف کو پڑھے۔ اب اگر ہم آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ طریق پر کچھ بڑھائیں اور نئی باتیں ایجاد کریں یا اس کے برخلاف چلیں تو یہ کفر ہوگا۔ اس زمانہ میں جیسا کہ علماء کے درمیان بہت سے فرقے بن گئے ہیں ایسا ہی فقراء کے درمیان بھی بہت سے فرقے بن گئے ہیں اور سب اپنی اپنی باتیں نئے طرز کی نکالتے ہیں۔ تمام زمانہ کا یہ حال ہو رہا ہے۔ کہ ہر جگہ اصلاح کی ضرورت ہو اسی واسطے خدا تعالے نے اس زمانہ میں وہ مجدد بھیجا ہے۔ جس کا نام مسیح موعود رکھا گیا ہے اور جس کا انتظار مدت سے ہو رہا تھا اور تمام نبیوں نے اس کے متعلق پیشگوئیاں کی تھیں اور اس سے پہلے زمانہ کے

مصارف لنگرخانہ

چونکہ اخی مکرم میر حامد شاہ صاحب نے اخبار بدر مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۳ء میں مصارف لنگرخانہ پر ایک پُرزور مضمون تحریر فرمایا ہے اور اس میں صاحب موصوف نے احباب سلسلہ کی رائے بھی مانگی ہے۔ اس لئے یہ چند سطور لکھنے کی جرأت پڑی ہے۔ اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہے۔ کہ مصارف لنگرخانہ بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ تعداد مہمانان و حق طلبان روز افزون ہے اور امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اختتام سال پر یہ ترقی اور بھی زیادہ نمایاں ہوجائے گی۔ پس مصارف لنگرخانہ کا معاملہ واقعی نہایت درجہ غور کے قابل ہے۔ امید تو یہ تھی کہ مصارف لنگرخانہ میں بھی ترقی ہوگی اور آمدنی میں بھی مگر افسوس ہے۔ کہ تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے۔ کہ آمدنی میں بہت کمی ہے اور مصارف بہت بڑھ رہے ہیں نظر بر ایں جو تجویز پیش کی جاتی ہے۔ وہ بھی کافی معلوم نہیں ہوتی۔ سالانہ جلسہ پر آمدنی وصول ہونے سے سال آئندہ کے جلسہ کو کچھ فایدہ ہو تو ہو۔ سال رواں کے جلسے کے سارے مصارف تو پہلے ہی عاید ہو رہیں گے۔ حضرت اقدس جلسہ سے بہت قبل جملہ سامان راحت مہمانوں کے لئے خرید فرما لیتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ سالانہ چندہ اس قدر وصول ہونا امر محال سا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال بھر کی ماہواری کمی کو پورا کرتا رہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ویسا کرنے سے ایک حصہ دشواری کا قطع ہو جاوے گا۔ اگر بڑے دن کی آمد کے پہلے ہی احباب جماعت اللہ تعالے کو حاضر و ناظر جان کر شرائط بیعت کو سامنے رکھ کر پورے احمدیت کو کام میں لائیں اور نومبر بلکہ ۱۵ دسمبر تک سالانہ جلسہ کے مصارف کے لئے نقد چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ تو آنے والے جلسہ کی امداد اچھی ہو سکے اور موجب اجر عظیم ہو۔ اور پھر ماہواری مصارف کے لئے جلسہ میں غور کیا جاوے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ قوم میں اب تک قربانی دینے کی رُوح جیسے درکار ہے۔ پیدا نہیں ہوئی ہے تحریکوں پر حرکت سی ہوتی ہے اور ذرا سی گدگدی ہو کر رہ جاتی ہے

ورنہ کیا ممکن ہے۔ کہ لاکھوں کی جماعت میں دس ہزار بھی ایسے نہ ہوں کہ ایک روپیہ ماہوار لنگرخانہ جیسے ضروری شاخ کے لئے نذر امام صادق علیہ الصلوۃ والسلام نہ کرسکیں۔ بار بار اس کے متعلق قوم کے سامنے مضامین پیش کئے گئے مگر ہر شاخ سلسلہ امداد قوم کی سخت محتاج ہے جیسا کہ منتظمان کی اپیلیں ظاہر کر رہی ہیں۔

طبعی طور پر یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا وجہ ہے؟ اصل وجہ جو میری سمجھ میں اب تک آئی ہے وہ یہ ہے۔ کہ رجسٹر بیعت نہایت لاپروائی سے رہتا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ایک عملہ مخصوص اس کے لئے ہو۔ وہ فہرست طبع شدہ مکمل رکھے۔ جو ماہوار شائع ہوا کرے۔ عوام احمدیوں کے کان تک کوئی تحریک یا اپیل نہیں پہنچتی۔ بلکہ یہ جملہ تحریکیں اخبار پڑھنے والے احمدیوں تک پہنچتی ہیں۔ بدر اور الحکم اور میگزین کے پڑھنے والے مشترک تعداد کو نکالکر زیادہ سے زیادہ دو ہزار احمدی ایسے رہتے ہوں گے۔ جن کے سامنے یہ اپیلیں اور تحریکیں پیش ہوتی ہیں۔ چوں کہ وہ ہمیشہ چندے دیتے ہیں اور ہر ضرورت کے وقت آگے بڑھتے ہیں۔ لہذا جدید تحریک اول تو گویا بے اثر یوں ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو مستثنےٰ سمجھتے ہیں بوجہ اکثر شرکت چندہ کے دوم اس وجہ سے کہ بار بار چندے دینے سے اور ہمیشہ دینے سے ان کی طبیعت میں جودت اور حوصلہ میں قوت دھیمی پڑتی رہتی ہے۔ لہذا یہی وجہ ہے۔ کہ نتیجہ اپیل بے سود رہتا ہے۔ یا کم اثر ہوتا ہے مصارف لنگر یا کسی دینی خدمت کے لئے کامیاب پہلو تدبیر کا یہی ہے، کہ چندہ سے عملہ باضابطہ رہے اور اس کا کام یہی رہے کہ فہرست بیعت کنندگان تا تاریخ بتاتا رہے ہزار دل کاپیاں چھپی ہوئی ڈائرکٹری کے طور پر رہیں اور بار بار کتابت لوگوں سے ہو اور جہاں اخبارات نہ پہنچتے ہوں وہ اپیلیں پہنچیں بلکہ اسی مصارف میں سے دورہ کرنے والے احباب دیہات میں پہنچیں اور تحریکیں کریں۔ تب کامیابی ضرور ہوگی۔ الحکم نے جو سلسلہ مردم شماری کا اٹھایا تھا۔ افسوس کہ قوم نے اس پر توجہ نہ کی۔ یا کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ ہمارے اخبار بھی ضروریات کو ایک بار جسٹر کر پھر خاموش ہوجاتے ہیں۔

ضرورت ہے کہ بار بار توجہ ہو۔ حضرت حکیم الامۃ بیرار فنڈ کی کیسی معقول تھی۔ مگر افسوس کہ قطعی کام رہے اور مدرسہ آج تک محتاج امداد ہے۔ قدیم سمت مین قدم اٹھانا چاہیئے۔ ورنہ یہ تحریک محمود میر صاحب ممدوح کی بھی مجھے اندیشہ ہے بیکلہ جلائے گی۔ قوم قوم جب بنتی ہے کہ وحدت ارادی ہو۔ افسوس کہ زمانہ حیات پر انوار حضرت مسیح موعود کے لئے ایسے افکار کا ساتھ ہو قوم کو شرم کرنی چاہیئے۔ یہ عاجز لنگر خانہ کی مد مین چار روپیہ ماہوار دیا کرتا ہے۔ اللہ تعالٰے نے اس کمزور خدمت کو قبول فرماکر ترقی بخشی ہے۔ لہذا دسمبر سے ترقی تنخواہ پائی ہے یہ عاجز آٹھ روپیہ ماہوار لنگر خانہ کے لئے نذر کرے گا۔ انشاء اللہ تعالٰے۔

سالانہ جلسہ کے مصارف کے لئے پانچ روپیہ دسمبر مین براہ راست حضرت کے حضور مین روانہ کئے جاوین گے۔ اللہ تعالٰے قبول فرماکر توفیق مزید بخشے

امید ہے کہ قوم اپنے حوصلہ سے پورا کام لے کر امام معصوم علیہ السلام کی روح کو راحت پہنچاکر ابدی راحتون کا خزانہ اللہ تعالٰے سے لیگی۔

خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
عاجز ذوالفقار علی خان از الہ آباد

ڈاک خانہ قادیان

گذشتہ اکتوبر کے اخیر مین صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات کے معائنہ ڈاک خانہ قادیان اور اظہار خوشنودی متعلق کام منشی اللہ دتا صاحب سب پوسٹماسٹر پر اخبار بدر مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء مین ایک نوٹ لکھا گیا تھا۔ جو ناظرین کی نظر سے گذرا ہوگا اس کے بعد مجھے ایک دو دن کے واسطے قادیان سے باہر جانے کا اتفاق ہوا۔ تو ایک صاحب نے اثنائے گفتگو مین ایسا ظاہر کیا میرے نوٹ سے جو موجودہ سب پوسٹماسٹر صاحب کی مستعدی اور کارگذاری کے متعلق تمام سابق پوسٹ ماسٹران قادیان کی سست یا کم محنت ہونے کا خیال پیدا ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی اور صاحب کو بھی میرا وہ نوٹ پڑھ کر ایسا خیال گذرا ہو۔ اس واسطے مین یہ بات لکھدینا مناسب سمجھتا ہون۔ کہ منشی اللہ دتا صاحب کی تعریف سے ہرگز یہ منشا نہین۔ کہ ان سے پہلے کے تمام سب پوسٹ ماسٹر نالایق اور سست تھے مین بذات خود اُن سے پہلے کے کئی بعض سب پوسٹماسٹرون سے بخوبی واقف ہون جو کہ بہت قابلیت مستعدی اور ہوشیاری سے اپنا کام کرتے رہتے۔ اور پبلک قادیان بھی ان کے کام سے بہت خوش تھی۔ مثلاً ایک سب پوسٹماسٹر بابو نور الدین صاحب ہی تھے جنہون نے مجھے کبھی یاد نہین۔ کہ کثرت کام کی شکایت کی ہو یا ہم لوگون کو ناراضگی کا کوئی موقعہ دیا ہو۔ ہان تمام لوگ یکسان نہین ہوتے۔ اور کوئی دعوے نہین کرسکتا کہ ڈاک خانہ قادیان کی کرسی پر ہمیشہ ایسے ہی مستعد آدمی بیٹھتے رہے ہین۔ علاوہ اس کے یہ بھی صحیح ہے کہ قادیان کے ڈاک خانہ مین کام بہت ہے اور مین نے افواہاً سنا ہے۔ کہ خود افسران ڈاک خانہ اس خیال مین ہین کہ یہان کے اسٹاف مین ایک محرر بڑھایا جاوے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی سب پوسٹ ماسٹر یہ شکایت بھی کرے کہ کام بہت ہے۔ تو وہ امر واقعہ ہے۔ نہ کہ اس کی نالایقی کا ثبوت۔ البتہ جو لوگ زائد محنت کرکے بڑھے ہوئے کام کو نباہ لیتے ہیں وہ بہرحال خصوصیت کے ساتھ قدردانی کے لائق ہیں۔

معذرت۔ چونکہ وصیتین بہت سی جمع ہورہی تھین اور ان کا چھاپنا ضروری تھا۔ اور صاحب سکرٹری صدر انجمن کی طرف سے بار بار تاکید تھی۔ کہ وہ جلد چھپ جاوین۔ اس واسطے اس اخبار مین ان کے اکثر حصہ کے درج ہوجانے کے سبب بعض ضروری مضامین درج نہین ہوسکے۔

عید! عید!! عید!!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عید بہت قریب آگئی ہے۔ پس تمام برادران اخوت کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ حسب معمول عمر یاکم وبیش جیسی خداتعالٰے نے توفیق دی ہو۔ عید فنڈ مین چندہ دین۔ کیونکہ آج کل مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہین۔ جن کے اظہار کی ضرورت نہین۔ قوم خود سمجھتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے جن صاحبان کو سال کے بعد پھر بخیریت عید مین شمولیت نصیب ہو۔ انہین شکریۃً دینا چندان مشکل نہ ہوگا۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دوستو! عید کے دن آپ اپنے بچون کو تو کچھ دیا کرتے ہین۔ غرباء کو کھانا وغیرہ کھلاتے ہین۔ تعلیم الاسلام اور اس مین پڑھنے والے یتیم بچون کا بھی خیال رکھیئے گا۔ سردی کا موسم آگیا ہے۔ اور اکثر بچون کے پاس کافی کپڑا ابھی نہین ہے۔ کمیٹی کے پاس اس قدر روپیہ نہیں کہ ہر ایک کو کپڑے بنوا دے۔ ایک محسن کا شکریہ ہے۔ جنہون نے کچھ لودیانہ کلاتھ حضرت حکیم الامت کے پاس ان بچون کے لئے بھیجدیا۔ امید کہ دوسرے احباب بھی توجہ فرماوین گے اور نئے یا پرانے کپڑے بھجوانے کا انتظام شروع کرین گے۔

عاجز عبدالرحیم۔ فورتھ ماسٹر تعلیم الاسلام

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماوین۔

کتاب	قیمت
انوار اللہ	۸/
نور الدین۔ مصنفہ مولوی نور الدین صاحب	۸۰/
تفسیر سورہ جمعہ۔ " " " "	۴/
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴/
اعلام الناس۔ " " " "	۳/
الفرقان۔ " " " "	۲/
عاقبۃ المکذبین۔ " " " "	۱/
سراج الشاہدین " " " "	۴/

نشان گم شدہ۔ عبداللہ ولد فتح الدین پٹواری طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان گھر سے ناراض ہوکر بھاگ گیا ہے کسی کو ملے تو اطلاع دین۔

اطلاع متعلق آمدنی مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

. . . متعلق آمدنی مجلس کارپرداز بہت لوگ . . . اس طرح پر روپیہ بھیجتے ہین جیسا کہ بدات مدرسہ وغیرہ کیلئے بھیجتے ہین یعنے ادن کی طرف سے کوئی تفصیل نہین ہوتی۔ کہ آیا یہ روپیہ چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی ہے یا وصیت کے مطابق حصہ جائداد و ہر یا عطیہ ہے بلکہ بعض جگہ کی جماعتین کچھ روپیہ بھیجدیتی ہین۔ اور صرف رقم مقبرہ بہشتی لکھ دیتے ہین۔ اور کوئی تفصیل نہین لکھتے ہین۔ کہ یہہ روپیہ کس قسم کا ہے۔ بعض لوگون کی وصیتین ہوتی ہین کہ روپیہ بھیجتے وقت یہ نہین لکھتے کہ یہ وصیت کا روپیہ ہے۔ یا چندہ وغیرہ اسواسطے تمام جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آیندہ جو رقوم مقبرہ بہشتی کے متعلق بھیجین اسمین ضروری طور پر یہہ تشریح کرین منی آرڈر پر یا علیحدہ کارڈ پر مندرج ہو کہ یہہ روپیہ چندہ تعمیر مقبرہ ہے یا کوئی شخص وصیت کا روپیہ بھیجتا ہے یا کسی کا عطیہ ہے جس سے یہ معلوم ہو جاوے کہ مقبرہ کی کس غرض مین یہ روپیہ بھیجا ہے۔ نیز اس امر کا ہمیشہ خیال رکھا جاوے کہ صرف چندہ تعمیر مقبرہ یا کسی قسم کے عطیہ دینے سے کسی شخص کو بھی مقبرہ بہشتی مین دفن کا استحقاق حاصل نہین ہو سکتا۔ بلکہ یہ روپیہ ڈونیشن ثواب کے لئے ہوگا۔ ہان جن لوگون نے رسالہ الوصیۃ کے منشا کے مطابق اپنی وصیتین بھیجدی ہین۔ یا بھیجینگے وہ دفن کا استحقاق رکھتے ہین:۔

وصایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(وصیت نمبر ۱۷۷)

(۱) مین مسمی عبد الرحیم ولد خیر الدین قوم ارائین ساکن ریاست مالیرکوٹلہ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شایع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اسمین درج ہین پابند ہون اور ابھی سے مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان دار الامان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے ہین۔ یا آیندہ شایع ہونگی مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات اور ضوابط و قواعد و ضوابط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔

(۴) میرے پاس اسوقت کوئی جائداد نہین ہے جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہو ہان میری تنخواہ مبلغ ۱۲ روپیہ ماہوار ہے مین انشاء اللہ تعالی اس کا دسوان حصہ یعنی مبلغ ۱۲؍ ماہوار مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان کے سپرد کرتا رہونگا۔

(۵) مین اقرار کرتا ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی جائداد پیدا کرون۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے کہ اس کا آٹھوان حصہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری باقی جائداد سے الگ کرکے بمنشاء اغراض انجمن کو پورا کرے۔ یا اسمین شامل رہنے دے۔ یا اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نکرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے منشاء اغراض انجمن مذکور کو پورا کرلے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس جائداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری وصیت کردہ جائداد کی قیمت بڑھ جائے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جواب شایع ہو چکے ہین یا آیندہ شایع ہونگے دار الامان قادیان مین پہنچا دے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ و اخراجات ہون۔ ان اخراجات کی میری یہ جائداد وصیت کردہ جسکا ذکر مین نے فقرہ چہارم اور پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب منشاء مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکر مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مین مجلس مذکور کی طرف سے کرا دونگا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصل خرچ سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا ہے۔ درست اور قایم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جبتک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دیوے۔ میری نعش

اور کہین دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے ہون اسکو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد

بقلم خود عبدالرحیم سیکنڈ کلرک ریویو آف ریلیجنز قادیان دارالامان - ۳ مارچ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان - ۴ مارچ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

محمد سرور شاہ مدرس عربی بقلم خود ہائی سکول قادیان و سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(وصیت نمبر ۷۹)

(۱) مین مسماۃ گجری زوجہ سکندر علی مہاجر قوم جٹ ساکن موضع لکھن کلان متصل کلانور تحصیل و ضلع گورداسپور حال وارد موضع بھینی نانگل متصل قادیان دارالامان تحصیل و ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون اور لکھ دیتی ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتی ہون۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہون اور ان کی مرید اور پیرو ہون۔

(۳) مین اقرار کرتی ہون کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شایع ہوا ہے تمام و کمال سن لیا ہے۔ مین ان ہدایات کی جو اس مین درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند رہون گی۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے یا آیندہ ہونگے۔ مین ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے متعلقہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے صرف زیور چاندی کا جو صرف مبلغ پچاس روپیہ کا ہے۔ اور جس پر اسوقت میرا ملکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے اور ایک روپیہ ماہوار اپنی جائداد سے لیتی ہون اور اس مین سے ۴ ماہوار علاوہ چندہ لنگر خانہ و مدرسہ کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہون گی۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنیکے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرکے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵) مین اقرار کرتی ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون۔ یا میرے مرنیکے بعد کوئی اور جائداد ماسوائی جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جسکا مفصل ذکر مین نے فقرہ (۴) وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جائداد کی انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہون گی۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتی ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شایع ہو چکی ہین یا آیندہ شایع ہونگے۔ دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان مین لیجا پہنچانی اور وہان دفن کرنیکے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کے متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جسکا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردون گی جسکا اعلان مجلس کی طرف سے انشاء اللہ کرادون گی اور اگر ان اخراجات کیلئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوے تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے۔ جو میرے روح کی نجات کا باعث ہونگے۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) مین یہ بھی اقرار کرتی ہون۔ کہ مین نے یہہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے۔ اور جسکا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست

اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازۃ نہ دے۔ میری نعش اور کہین دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

۹- یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جن جمع کراچکا ہون گا۔ یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہوئے ہونگے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثار کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط

العبد

مسماۃ گجری زوجہ سکندر علی مہاجر مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام

گواہ شد

سکندر علی مدرس۔ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گواہ شد۔ عبد الرحیم۔ سکینڈ کلرک میگزین قادیان

گواہ شد۔ محمد حسن۔ ملازم میگزین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وصیت

از محبوب عالم احمدی لاہور ۸۸

۱- مین مسمی محبوب عالم ولد میان غلام قادر سکنہ موضع علاؤ الدین کے۔ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ حال وارد لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲- مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

۳- مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات کا اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن احمدیہ مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ ہون گے۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثار میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد وشرائط مشتہرہ انجمن احمدیہ مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

۴- مین یہ وصیت بھی کرتا ہون کہ جسقدر میری جایداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جایداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے۔ یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔

۵- چونکہ اس وقت میرے پاس کوئی جایداد نہین ہے۔ اس لئے مین اپنی زندگی مین اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار اپنے اس شہر کے امین کے پاس ماہ بماہ ادا کرتا رہون گا۔ جو مین پہلے سے بھی دیا کرتا ہون۔ انشاء اللہ العزیز۔

۶- مین یہ بھی وصیت کرتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت ہون تو بھی۔ اگر صدر مقام قادیان کے علاوہ کسی اور جگہ فوت ہون۔ تو بھی بہر صورت احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جواب شائع ہوچکے ہین۔ یا آئندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین جو خدا کے رسول اور مسیح موعود کا تخت گاہ ہے۔ پہنچائی جاوے۔ اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے

۷- میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد جو وصیت شدہ مین آچکی ہوگی۔ ہرگز نہین ہوگی۔ بلکہ وہ اخراجات اس وصیت کردہ حصہ سے الگ ہون گے۔ یا مین ان اخراجات کے واسطے اپنی زندگی مین رقم جمع کرادونگا اگر مین ان اخراجات کے واسطے کوئی رقم ادا کر نہ سکا۔ تو میری دوسری بقیہ جایداد سے یہ اخراجات پورے کئے جاوین۔ اگر میری جایداد کوئی نہ ہوئی۔ تو پھر جس طرح مولا کریم چاہے گا۔ ہو کر رہے گا۔

۸- مین اقرار کرتا ہون کہ یہ وصیت محض رضاء الٰہی کے واسطے لکھی گئی ہے اور حالات آئندہ کے ماتحت جس کا مجھے اس وقت علم نہین۔ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو بھی میری وصیت قائم رہے گی اور مین دل مین خواہش رکھتا ہون۔ کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی مین دفن کرنے کی کوشش کی جاوے۔ بلکہ جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دین۔ میری لاش کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر دفن ہوسکتی ہے۔

۹- اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو رقم مین اس انجمن کے پاس جمع کراچکا ہون گا۔ وہ انجمن سے واپس نہیں لی جاسکتی۔ اور نہ ہی میرے کسی رشتہ دار وغیرہ کو حق ہوگا۔ کہ وہ اس کے لینے کی کوشش کرین۔ اور اگر جایداد ہو۔ تو بھی انجمن کو حق ہوگا کہ وصیت کردہ حصہ اپنے قبضہ مین رکھے اور خواہ اس کو خرچ کرے۔

نوٹ۔ چونکہ میرے پاس جایداد نہین ہے۔ اور مین غریب آدمی ہون۔ اس واسطے ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ مین انجمن لاہوری کے امین کے پاس یا جس جگہ انجمن احمدیہ قادیان حکم دے۔ مین اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ جمع کرتا رہون گا۔ فقط

وصیت کنندہ

عاجز محبوب عالم احمدی موضع علاؤ الدین کے تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ حال وارد لاہور انارکلی

گواہ شد

حیدر شاہ احمدی ولد حشمت شاہ قوم سید ساکن لاہور

گواہ شد

محمد موسے۔ سوداگر بائیسکل لاہور

کتب مفصلہ ذیل دفتر بدر سے طلب فرماوین

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف ہے اور اس کیساتھ سوانح اور فہرست مضامین بڑہائے گئے ہین۔ خوش خط۔ سفید اعلیٰ کاغذ قیمت صہ رعایتی ۱۲/۸ جلد کی قیمت ۱۲ر

دُرِّ ثمین اس مین تمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نظمین اردو وفارسی کی ہین۔ قیمت رعایتی ہر مجلد اور بے جلد ۴ر

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم قیمت ۷ر

وصیت ۸۶

(۱) میں مسماۃ سردار بیگم اہلیہ محمد حسین قوم جٹ ساکن ٹلونڈی عنائت خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اور لکھدیتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں۔ اور انکی مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتی ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام وکمال سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کی جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند رہونگی۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے شائع ہوئے۔ یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد، شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب تفصیل ذیل ہے اور جسپر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ نوٹ: تفصیل جائداد اخیر پر شامل کیگئی ہے۔ اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں کہ میری یہ جائداد جو اسوقت جسکی قیمت مبلغ [illegible] ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کے کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کیجاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے۔ یا اسمیں شامل رہنے دے۔ اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ اور اسکی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو۔ یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اسکی مالک بھی انجمن ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد (مذکورہ بالا جائداد) کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہونگی۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں۔ یا آیندہ شائع ہونگی۔ دارالامان قادیان میں پہنچا وے۔ اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کر دینے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری جائداد وصیت کردہ جسکا میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان انداز کرکے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگی۔ جسکا اعلان مجلس مذکور کیطرف سے کرا دونگی۔ اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمیں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ میری یہ وصیت [illegible] ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان حکم نہ دے۔ میری نعش اور کہیں دفن نہ کیجاوے البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکی ہونگی۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہونی تھی۔ اسکو بھی وصول کرے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔

گواہ شد

محمد حسین دفتر قانونگوئے ظفروال بقلم خود

العبد

سردار بیگم اہلیہ محمد حسین دفتر قانونگوئے

گواہ شد

محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین محرر جوڈیشل تحصیل ظفروال

فہرست جائداد

زیور حسب ذیل - ڈنڈیاں طلائی
۸ عدد [illegible]

ڈنڈیاں پیال گھنڈ طلائی - تویتڑیاں طلائی
۲ عدد [illegible] — ۲ عدد [illegible]

واڈنی طلائی - ٹکا طلائی - پھول طلائی - بوہڑ طلائی
یکعدد [illegible] — یکعدد [illegible] — ۲ عدد [illegible] — یکعدد [illegible]

کینٹھہ طلائی - گوکھڑو نقری - ہیکلے طلائی - بانکاں نقری
یکعدد [illegible] — [illegible] — ۲ عدد [illegible] — [illegible]

لونگ - متفرق کپڑے وغیرہ -
[illegible] — [illegible]

[illegible]

وصیت ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم ۔ مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین

اما بعد خاکسار عبدہ جمال الدین ابن محمد صدیق ذات دائیں عرف کشمیری ساکن سیکھواں جو قادیان دارالامان سے جانب گوشہ غرب وشمال میں فاصلہ ایک فرسنگ کے واقع ہیں۔ تحصیل وضلع گورداسپور کا ہوں۔ آج میں بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء بوقت صبح حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور لکھدیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میری اس وصیت پر جس کو میں لکھ رہا ہوں عمل کیا جاوے۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں ان تمام ہدایات کا جو درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی اور تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا میں پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی ہیں۔ یا آیندہ شائع ہونگی۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط و قواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے۔ وہ یہ ہے،

(الف) ہم تین بھائیوں نے یعنی امام الدین و خیر الدین و خاکسار نے مبلغ پانسو روپیہ کی مشترکہ اراضی رہن باقبضہ لی ہوئی ہے۔ جسمیں سے میں سوئم حصہ کے مبلغات کا مالک ہوں۔ (ب) بعض اشیاء تجارتی گھر میں مبلغ ایک سو روپیہ کے قریب ہیں (ج) قادیان دارالامان شریف کے مشرقی کنارہ پر ایک مکان بعمارت خام جسمیں چار کوٹھریاں مسقفہ اور قدرے سفید زمین جسکے حدود اربعہ یہ ہیں۔ کہ شرق ڈھاب و غرب شارع عام۔ شمال مکان بہادر کشمیری۔ و جنوب مکان منشی عبد العزیز صاحب پٹواری حلقہ سیکھواں کا ہے۔ اور یہ مکان ہم تین بھائیوں مذکور کا مشترکہ ہے۔ اسمیں سے بھی میں سوئم حصہ کا مالک اور قابض ہوں۔ اور یہ جائداد میری بلا شرکت غیری خود پیدا کردہ ہے۔ آج کی تاریخ سے اس جائداد میں سے حسب الارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام و محض رضامندی خدا تعالیٰ کے لئے پانچواں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیجائے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری وصیت کردہ جائداد (پانچواں حصہ) پر مالک اور قابض ہو جاوے جو قابل فروخت انجمن مذکور ہو۔ اس کو فروخت کرکے قیمت وصول کرکے اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ اس میری وصیت کرنی میں میرے حقدار و عکس کوئی مانع نہیں ہے۔ کیونکہ میرے سب وارث اور حقدار تمام احمدی ہیں۔ اور تمام رضامند ہیں۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکور کے متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جسکا مفصل ذکر فقرہ ماسبق نمبر (۴) وصیت میں کیا ہے میں اس جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ حضرت سیدنا مسیح موعود معہ خدام یا احمدی جماعت پڑھے۔ اور نیز میں اس موضع کی احمدی جماعت کیخدمتمیں بصد منت وانکساری بطور وصیت کے عرض کرتا ہوں کہ آپ لوگونکی نہائت مہربانی ہوگی۔ جو میری وفات کے وقت زندہ ہونگے۔ کہ میرا جنازہ اٹھا کر بشرط حصول اجازت مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جائے۔ کیونکہ ہمارا گاؤں بہت نزدیک ہے۔ تھوڑی ہمت کے ساتھ یہ کام ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو اجر عظیم دیگا۔

(۷) میری یہی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کے متعلق متکفل میری جائداد وصیت کردہ نہ ٹھیرائی جائے۔ بلکہ میری بقیہ جائداد سے کیا جاوے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاً لوجہ اللہ کی ہے۔ کیونکہ حالت آیندہ کی بابت جسکا مجھکو اسوقت کچھ علم نہیں۔ کہ میری نعش اس مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے اور پہنچانے کی کوشش کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کیجا سکتی ہے

(۹) یہ کہ کوئی ایسی ضرورت پیش آجاوے کہ مقبرہ بہشتی میں میری نعش دفن نہ ہو سکے تو پھر اس موضع کے جس قبرستان میں میرے باپ کی قبر ہے۔ اس کے پاس دفن کیا جائے۔ لیکن یہ اشد ضروری ہے کہ جہانتک ممکن ہووے۔ کوشش کیجاوے کہ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں۔ یہ تو میری دلی خواہش اور مراد ہے ورنہ بحالت مجبوری شق ثانی کو اختیار کریں۔ آگے خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ اسکی ذات پاک کیا کرنیوالی ہے۔ علاوہ اسکے مجالس مذکورہ کی خدمت میں یہ عرض کردینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میرے پیچھے جو میری اولاد ہو۔ ان کے لئے کوشش کیجاوے۔ کہ علم دین حاصل کریں اور نیک اور متقی اور خادم دین بنے رہیں۔ تا میرے لئے باقیات صالحات ہوں۔

ان ربی سمیع الدعاء رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب۔ آمین۔

الموصی

خاکسار جمال الدین ولد محمد صدیق ذات دائیں ساکن سیکھواں تحصیل وضلع گورداسپور بقلم خود

گواہ شد

فضل محمد احمدی سکنہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ۔

گواہ شد

امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں برادر حقیقی موصی بقلم خود۔

گواہ شد

خیر الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

گواہ شد

عبد العزیز احمدی پٹواری موضع سیکھواں

گواہ شد

محمد اسمعیل ولد جمال الدین قوم دائیں بقلم خود

وصیّت

۱- منکہ غلام احمد ولد محمد بخش قوم احمدی ساکن کوٹلی ہرنراین تحصیل سیالکوٹ کا ہوں۔
بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔
۲- میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔
۳- میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیّة جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے اور سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہوں یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد اور شرائط شتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔
۴- میری جائیداد جو اسوقت حسب ذیل ہے۔ میرا گھر ہے اور کچھ چیزیں ہیں۔ جن پہ میرا اسوقت مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائیداد میں کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے تمام جائیداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو اس وقت جس کی قیمت ہے کہ لعہ روپیہ۔ میرے فوت ہوجانے کے بعد کل تمام جائیداد صدر انجمن احمدیّہ کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میری تمام جائیداد کو فروخت کرے یا جیسا انجمن مناسب سمجھے کرے۔
غرض انجمن کو ہر طرح سے اختیار ہے اور انجمن میری تمام جائیداد کی مالک ہے۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری جائیداد سے کچھ تعلق نہیں اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے
۵- میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد اور کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائداد مذکورہ کے میری متروکہ ثابت ہو۔ ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیّت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔
۶- میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے۔ میں اگر قادیان میں دفن ہوں یا کسی دوسری جگہ دفن ہوں۔ ہر چند میری یہ وصیّت قائم رہے گی۔ فقط
تحریر بتاریخ ۱۳- مارچ سنہ ۱۹۰۶ء
کاتب الحروف اسماعیل پسر غلام احمد ساکن بھڈال تحصیل سیالکوٹ
گواہ شد۔ مولا بخش احمدی فارن سکریٹری انجمن احمدیہ
گواہ شد۔ فوجدار نمبردار احمدی کوٹلی ہرنراین تحصیل سیالکوٹ
گواہ شد بقلم غلام احمد احمدی ولد محمد بخش ساکن کوٹلی ہرنراین
گواہ شد۔ غلام حسین ولد غلام احمد قوم علاّر ساکن کوٹلی ہرنراین
گواہ شد محمد رمضان ولد غلام احمد احمدی ساکن مردان

وصیت

۱- میں مسماة بیگم بیوی بنت محمد رانجھہ ساکن بدر تحصیل بھیرہ۔ ضلع شاہ پور۔ زوجہ شیر علی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیّت کرتی ہوں اور لکھدیتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔
۲- میں اقرار کرتی ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ رئیس قادیان ضلع گورداسپور مسیح موعود کے کل دعاوی پر بصدق دل ایمان رکھتی ہوں اور انکی مرید اور پیرو ہوں۔
۳- میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیّة جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام وکمال وسن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کی جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات وضوابط اور قواعد کی پابند رہوں گی جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیّہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط شتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیّت ہذا میں پابند رہینگے۔
۴- میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے زیورات مالیت ۳۵ عہ۔ اثاثہ البیت لعہ۔ نصف حصہ گھوڑی مار۔ مویشی للعہ کل مالیت للعہ اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۳ حصّہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائداد جس کی قیمت اسوقت ۹۸ روپیہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرلے یا اس میں شامل رہنے دے۔ یا اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نہ کرے۔ یا اس وصیّت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیّت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائیداد وصیّت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔
۵- میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی نسبت وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہوں گی۔
۶- میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات

انجمن مذکور جواب شائع ہو چکی ہین۔ یا آئندہ شائع ہونگی دار الامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہون۔ ان کی متکفل میری جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ ۴ و ۵ مین کیا ہے۔ ہرگز نہین اور ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگی۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرادونگی اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جایداد جسمین یہ وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

۸۔ یہ بھی اقرار کرتی ہون۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اسوقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہو سکی۔ تو اسصورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قایم رہے۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان اجازت نہ دے۔ میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال جمع مین کرایا ہوگا۔ یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا میرے ورثا کو اختیار نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد۔ بیگم بیوی بنت محمد رانجھہ زوجہ شیر علی ہیڈ ماسٹر قادیان

گواہ شد۔ شیر علی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

وصیّت

مین مسمی الٰہی بخش ولد فضلدین قوم حجام ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ تحصیل ڈسکہ حال اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ڈگرو ٹریفک ڈسٹرکٹ بھٹنڈا نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۸ر مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیّت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

۳۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے رسالہ الوصیّت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی ان تمام ہدایات قواعد اور ضوابط کا پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی ہین یا آئندہ شائع ہونگی۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیّت ہذا مین پابند رہینگے۔

۴۔ میرا اس وقت جو ریلوے پراوی ڈنٹ فنڈ مین پانسو روپیہ ہے۔ جسمین میرا کوئی شریک نہین مین آج کی تاریخ سے اس کی ⅒ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون کہ کل رقم کا ⅒ حصہ مبلغ ۵۰ روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو۔ خواہ غیر احمدی میری اس وصیّت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہین اور چونکہ اس فنڈ مین میری تنخواہ سے کاٹ کر جمع کیا جاتا ہے۔ سو میری حیات کے ساتھ جتنی رقم اس فنڈ مین بڑھتی جاوے گی۔ اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔ یعنے خواہ یہ کتنی رقم ہو جاوے سب کا ⅒ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے۔

۵۔ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جایداد مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیّت ہے۔ جس کا ذکر مین نے فقرہ ماسبق ۱۰، ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جایداد کی نسبت وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا۔

۶۔ مین یہ بھی وصیّت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہونگی۔ دار الامان قادیان مین پہنچا یا جاوے اور وہان مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیّت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مین مجلس کی طرف سے کرادونگا۔ اور اگر ان اخراجات کے لیے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا۔ ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جایداد جس مین یہ وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کے ادا کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔ جو میری روح کے لئے نجات کا باعث ہونگے اور میرے ورثا ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

۸۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اگر حالات آئندہ کے ماتحت جس کا مجھے اس وقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن

کی جاسکتی ہے

۹ ۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کراچکا ہونگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہونے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میری ورثاء کو نہ ہوگا ۔ بلکہ مجلس کو ہوگا ۔ فقط

الراقم ۔ الٰہی بخش ولد فضل دین سمبڑیالی حال سٹیشن ماسٹر ڈگرو ۔ ریلوے بھٹنڈہ

گواہ شد

بیلی رام ولد لالہ لنگاہیا مل کھتری ۔ نور محل ضلع جالندہر

گواہ شد

خاکسار محمد سعید ماسٹر ایم ۔ بی سکول کوہاٹ

وصیّت

(۱) میں مسمی محمد الدین ولد عزیز الدین قوم قریش سکنہ گجو چک تحصیل و ضلع گوجرانوالہ پنجاب ۔ حال وارد موضع چھور ۱۷ تحصیل خانقاہ ڈوگراں صاحباں ضلع گوجرانوالہ ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضا مندی سے آج بتاریخ دوم ماہ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو ۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں ۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہوں ۔ اور میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں ۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں ۔ کہ میں نے رسالہ الوصیت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شایع ہوا ہے ۔ میں ان ہدایات کا جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں ۔ اور ایسا ہی میں ان ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہوں گا ۔ جو رسالہ الوصیّت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق شائع ہوئی ۔ یا آیندہ شائع ہونگی ۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے ۔

(۴) میری جائیداد مشترکہ میں سے میرا حصہ مبلغ عـ۲۰ـہ روپیہ ہے ۔ اور اس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے ۔ اور یہ جائیداد زیور مویشی وغیرہ ہے ۔ میری ملکیت میں زمین نہیں ہے ۔ میں آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے ⅛ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں ۔ کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت قیمتی مبلغ عـ۲۰ـہ روپیہ ہے اور ⅛ حصہ میں سے آٹھواں حصہ مبلغ عـ۲۵ـہ ہوتا ہے اس حصہ مذکور کے متعلق میرا یہ اقرار ہے کہ اسکو میں اپنی زندگی میں ہی ادا کردونگا تین چار ماہ تک ہی صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اسکی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کردونگا ۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ اشاعت اسلام میں جہاں مناسب سمجھیں ۔ اسکو خرج کرلیں ۔ اب میری آمدنی جو اسوقت مبلغ عـ۸ـہ ماہوار ہے اور اس کا ⅛ حصہ جو کہ ۱ روپیہ رہوتا ہے وہ بھی ہر چندہ مدرسہ اور لنگر خانہ کا علیحدہ کرکے باقی ہر ماہ انجمن مذکور کیخدمت میں ماہوار بھیجتا رہونگا اس کو بھی انجمن اپنے اغراض میں صرف کرے اور آئندہ اگر جائیداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ گئی تو اسکی مالک بھی انجمن ہے اور اگر میری آمدنی آئندہ موجودہ آمدنی سے بڑھ جاویگی تو اس کا وصیت کردہ حصہ بھی میں اسطرح بڑھاتا جاؤنگا ۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں ۔ کہ اگر آجکی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ متروکہ ثابت ہووے ۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے ۔ جسکا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۴ میں کیا ہے ۔ لیکن آمدنی کیطرح انکو یعنے متروکہ کے متعلق ⅛ حصہ کی بھی میری وصیت ہے ⅛ حصہ کی نہ ہوگی ۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا ۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے ۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں ۔ تو احمدی جماعت میری لاش کو ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شایع ہوچکی ہیں ۔ یا آیندہ شایع ہونگی ۔ دار الامان پہنچا دے ۔ اور وہاں کار پردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے ۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں ۔ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کردونگا ۔ جسکا اعلان انجمن مذکور کیطرف سے میں کرادونگا ۔ اور اگر ان اخراجات کے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں علیحدہ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم اداکردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائیداد جسمیں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی ۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگی ۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے ۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں ۔ کہ مینے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے ۔ اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی تو اس صورتمیں بھی میری یہ وصیت جو مینے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے ۔ جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانیکی کوشش کیجاوے اور جبتک کار پردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کسی اور جگہ دفن نہ کیجاوے ۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کیجاسکتی ہے (۹) یہ کہ اگر فقرہ نمبر ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی ۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کراچکا ہونگا ۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوتے اسکو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا

العبد

محمد الدین ولد عزیز الدین قریشی سکنہ چھور ۱۷ تحصیل خانقاہ ڈوگراں

گواہ شد

سید محمد جٹ کاہلوں آباد کار ۱۷ چھور ○ نشان انگوٹھا

گواہ شد

بھاگ ولد محکم جٹ کاہلوں سکنہ ۱۷ ○ نشان انگوٹھا

گواہ شد

ابراہیم ولد کالو جٹ سکنہ ۱۷ ○ نشان انگوٹھا

گواہ شد

چوہدری گل محمد ولد ٹھانا جٹ کاہلوں سکنہ ۱۷ نشان انگوٹھا

سیالکوٹ سے اسباب منگوانیمین دہوکے سے بچنے کا ذریعہ

آپ جانتے ہین کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش مثلاً کرکٹ کا سامان ٹنس کے تمام لوازمات فٹ بال اور رہائی شاک وغیرہ کی تمام اشیار اور فرنیچر اور سٹیل ٹرنک وغیرہ اور ملاکا بید وغیرہ کی چھڑیان وغیرہ بنانے مین کس قدر ترقی ہے۔ تمام ہندوستان کے کارخانون مین یہان کا بنا ہوا سامان جاتا ہے۔ لیکن اس بات کو زاروار بخوبی جانتے ہین کہ بیرونی ناواقف اصحاب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہین انکو قیمت بھی دگنی پڑتی ہے اور سٹور مین سے عمدہ چیز چن کر روانہ کرنیوالا بھی ان کے واسطے کوئی نہین ہوتا چونکہ ہمین ان اشیار کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ اس واسطے ہمنے اس کے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قایم کی ہے۔ جس کے ذریعہ سے بیرونی احباب کو تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا اور ارنی روپیہ کمیشن لیا جاوے گا۔ اخراجات روانگی بذمہ خریدار ہون گے اس کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات کے طیار کراونے مین ہم کو ایک وسیع تجربہ ہے۔ جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہین۔ تو اون کو خاص زیور بنوا کر روانہ کیا جاویگا۔ جس کے خالص ہونے کے ہم خود ذمہ وار ہونگے زرگر اور صراف عموماً جو کچھ خریدار کے پلے ڈالتے ہین وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس ایجنسی کے معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہو گا۔ کمیشن سونے کے زیور مین ہر فی تولہ اور چاندی کے زیور مین ہر ایک پیسہ فی تولہ ہوگا

محمد شاہ سوار خان اینڈ برادرس کمیشن

تصدیق ایجنٹ سیالکوٹ شہر مین تصدیق کرتا ہون کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یاد ہو کہا نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ مومنون کی قائم کردہ ایجنسی ہے۔

چودھری مولا بخش فارین سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہین ہین اور اب خریدار بننا چاہین۔ اور ایک سال کا چندہ پیشگی عطا فرماوین یا بذریعہ وی پی منگوائین ان کا ارسال کردہ چندہ سنہ ۱۹۰۶ء کا چندہ شمار ہوگا اور سنہ ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخباران کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر سنہ ۱۹۰۶ء تک انکی خدمت مین ارسال ہونگے وہ سب بلاقیمت ہون گے لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل سکین گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لے کر آخیر سال رواں تک کے پرچے مفت ملتے رہینگے۔

مینجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

ایک ماہ کی مزید رعایت

ماہ رمضان اور ماہ شوال مین رعایت

چونکہ اس رعایت کی بعض دوستون کو بروقت اطلاع نہین ہوئی۔ اس کے واسطے ایک ماہ اور زیادہ کیا گیا

براہین احمدیہ مکمل تین اصلی قیمت ۵ روپے

رعایتی ۴ روپے ۱۲ آنے - جلد کی قیمت ۱۲ آنے

درثمین (مکمل)

جسمین سب شایع شدہ نظمین ہین اور حال مین میان معراجدین صاحب عمر نے چھپوائی ہے قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ رعایتی قیمت ۶ آنے اور بے جلد کے ۴ آنے

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوش خبری

جن لڑکیون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیان ہی پیدا ہوتی ہین۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط وکتابت کر کے علاج کراوین۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کرلیوین کہ بعد علاج اگر فرزند ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے انکا علاج اندک خرچ لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماوین بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہین کہ ہندوستان بھر مین دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا تو خدا ہے۔ مگر اسی نے مواد مین تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی

مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین و تارین ہر روز چھپ جاتی ہین اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلی درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہین اس لئے تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے۔ اگر آجتک آپنے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ۲ روپے ۱۲ آنے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستون کا پتہ مینجر روزانہ پیسہ اخبار

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکانہ کارخانہ بیلنہ و خراس بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماوین۔
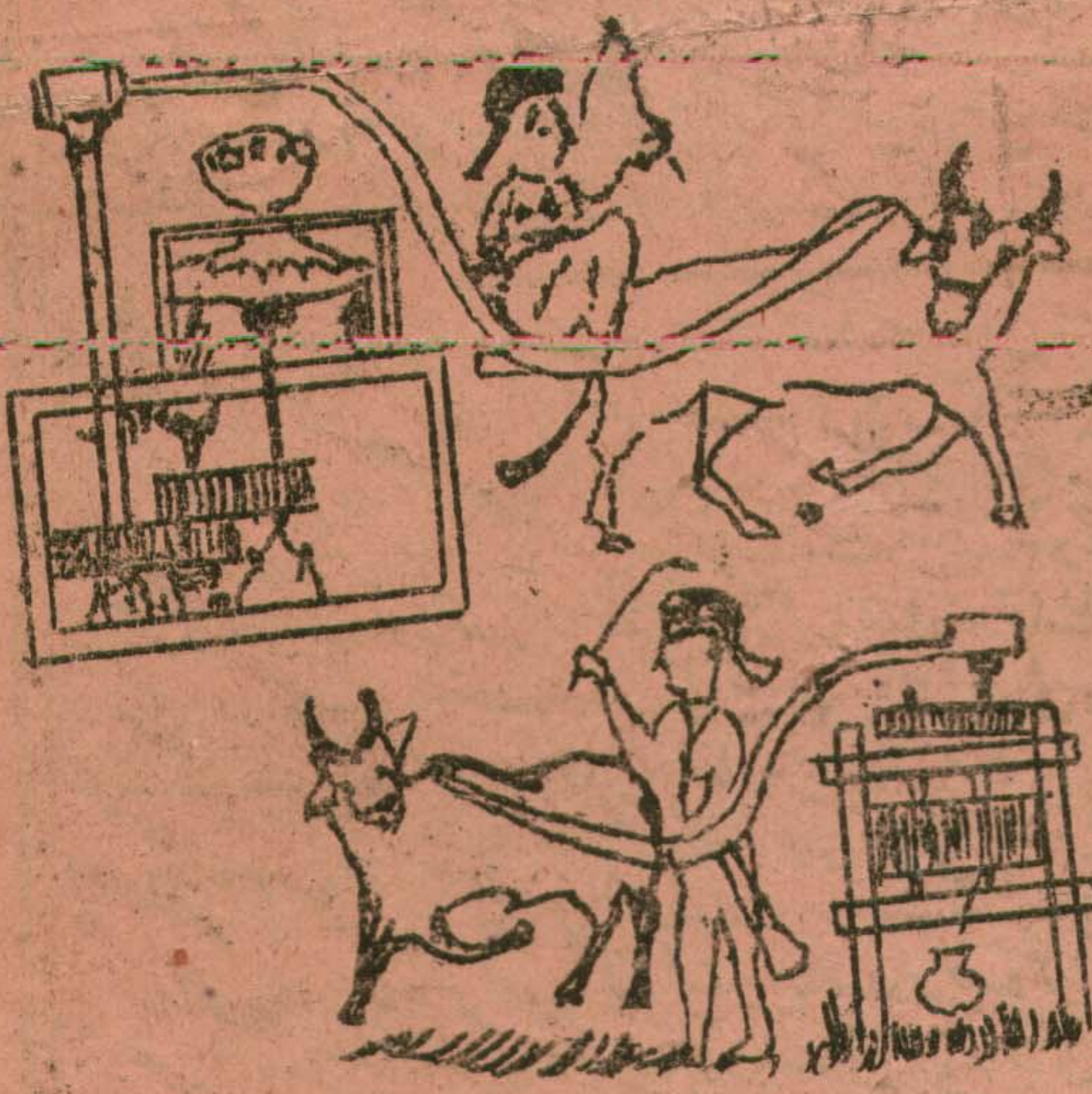
لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۱ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت اول درجہ کی فی من پختہ مبلغ ۱۶ روپے اور درجہ دوم مبلغ ۱۴ روپے مبلغ ۵ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہین۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

جو صاحب جگہ جگہ روپیہ ضایع کر کے مایوس خاطر ہو گئے ہوں انہیں قسم ہے خداوند کریم کی جب تک اسکی آزمائش
نہ کرلیں ہرگز ہرگز بد ظنی سے کام نہ لیں کیونکہ یہ مجرّب مرکب اپنی خوبیوں سے ہر دلعزیز ثابت ہو چکا ہے
یاقوت مروارید مرجان لیشب کہربا کستوری زعفران
وغیرہ وغیرہ کا مجرّب مشہور آفاق مرکب
روح کی ایک لطیف غذا ہے
مردہ دلوں میں ایک نئی زندگی بخشتا ہے
جوانی کی روح بڑھاپے کی جان ہے
مفرّح عنبری
وزن فی ڈبیہ ۵ تولہ
خوراک دو ماشہ
قیمت قیمت
فی ڈبیہ پانچروپے (صہ) تین ڈبیہ تیرہ روپے ۱۳ ایکدرجن ڈبیہ (۵۰)
مفرّح عنبری
میں خدا تعالےٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جنکے حاصل کرنے کے لئے اہل ملک نے
لاکھوں روپے یورپ اور نیز جھوٹے اشتہاریوں کی نذر کئے ہیں۔ خدائے کریم کے فضل سے اب
چونکہ ہندوستان کے ہر حصہ میں مفرّح عنبری کا تجربہ وسیع پیمانے پر ہو چکا ہے۔ اس لئے مجھے
اسکی تعریف میں صفحہ سیاہ کر کے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش
ہے۔ کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اسکو ختم کرتا ہوں
مفرّح عنبری
دوائی کی دوائی۔ غذا کی غذا ہے
مفرّح عنبری
نزلہ۔ زکام۔ درد سر۔ ہسٹیریا یا بادگولہ کو دور کرنے کے لئے اپنی آپ نظیر ہے
پتہ:۔ حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرّح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور
بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا